جلد ۲۳ | مورخہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۱۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ مارچ - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ پیچش ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ نے مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی اور مولوی محمد نذیر صاحب کو موضع سیادی شیر ضلع گوجرانوالہ بسلسلہ مناظرہ بھیجا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ ہر احمدی کو مشقت کے کام اپنے ہاتھ سے کرنے چاہئیں۔ آج تین بجے بعد دوپہر مقامی جماعت کی ایک بڑی تعداد نے ریلوے روڈ کی درستی کا کام کیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور دوسرے بہت سے اصحاب نے اپنے ہاتھ سے کام کیا۔

آج مدرسہ احمدیہ کے طلبار کا سالانہ امتحان شروع ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناقص ایمان روح کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتا

"توبہ کرو۔ اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک جو بچایا جائیگا۔ اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو۔ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے۔ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں۔ جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگا چکے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں۔ کہ میں کیا کروں۔ اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کر دوں۔ اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا۔ تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو۔ تو تمہاری خوشی عبث ہے۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفرتی کام کرتے ہیں۔ بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کرے گا۔ اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے۔ کہ بلائے آسمانی کے دن نزدیک ہیں۔ اور انبیاء سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں۔ وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے۔ جو میری بات پر ایمان لائے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے اور کیا بدنصیب وہ شخص ہے۔ جو بڑھ بڑھ کے دعوے کرتا ہے۔ کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں۔ مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خباثتوں سے پُر دیکھتا ہے" (الحکم ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء)

میٹرکولیشن کے انگریزی پیپر کے متعلق یونیورسٹی سے درخواست

میٹرکولیشن کے امتحان میں انگریزی کے اے پیپر کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ممتحن نے بعض ایسے سوالات پوچھے ہیں۔ جو میٹرک کے طلباء کی لیاقت سے بہت بالا ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابتداءً بجائے میٹرک کے یہ پرچہ ایف اے کے لئے بنایا گیا۔ لیکن بعض سوالات جو میٹرکولیشن سے مخصوص ہیں۔ بعد میں اس وجہ سے داخل کر دیئے گئے۔ کہ پڑھنے والا سمجھے کہ یہ پرچہ میٹرک کا ہے۔ لیکن ایسے سوالات جو اسی جماعت سے مخصوص ہیں۔ ایسے رکھ دیئے گئے ہیں۔ جو عام قابلیت کے طالب علم کی لیاقت سے بالا ہیں۔ مثلاً جو سوال analysis کا دیا گیا ہے۔ وہ اس قدر مشکل ہے۔ کہ بعض اساتذہ جو اس فن کے ماہر تصور کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی اس کو حل نہیں کر سکے۔ اسی طرح خلافِ معمول اب کے "کمپوزیشن" پر کوئی سوال نہیں دیا گیا۔ اور اس کی بجائے جو کہانی پوچھی گئی ہے۔ وہ اس قدر مشکل ہے۔ کہ عام طالب علم اس کو ہرگز نہیں سمجھ سکتا۔ اور اگرچہ ممتحن نے اس کہانی کی تفصیل معلوم کرانے کے لئے بعض تشریحی نوٹ دیدیئے ہیں۔ لیکن وہ بجائے معاملہ کو آسان بنانے کے اور بھی مشکل بنا دینے والے ہیں۔ اسی طرح جو آخری سوال دیا گیا ہے۔ اس میں بعض Phrases ایسی دیدی گئی ہیں۔ جو عام طور پر ایف۔ اے کے طالب علم بھی نہیں جانتے۔ اور سب سے بڑھکر قابلِ اعتراض بات یہ ہے۔ کہ ایسے خلافِ معمول کوئی choice نہیں دیا گیا۔ حالانکہ یونیورسٹی قواعد میں خاص طور پر درج ہے۔ کہ میٹرکولیشن کے امتحان خصوصاً انگریزی کے پرچہ میں طلباء کو بجائے ایک ہی سوال کے کہ جس کا حل کرنا ان کے لئے ضروری ہو۔ متعدد سوالات دیئے جائینگے اور وہ ان میں سے کوئی ایک کر سکیگا لیکن اب کے ایک ہی سوال دیا گیا ہے۔ اور وہ بھی اشد مشکل۔

اندریں حالات یونیورسٹی سے یہ امید رکھنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ وہ ممتحن اصحاب کو ہدایت کردے کہ وہ یہ پرچہ دیکھتے وقت اس امر کو محفوظ رکھیں کہ پرچہ نہایت مشکل تھا۔ اور میٹرکولیشن کلاس کے طالب علم کی لیاقت سے بالا تھا۔ اور اگر نمبر دیتے وقت نرمی برتی جائے۔ تو یونیورسٹی اور طلباء ہر دو کے مفاد کے لئے نہایت مناسب ہوگا :- خاکسار ابراہیم سینئر انگلش ٹیچر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ارشاد فرمودہ

وہ تدبیر جس سے معذور انسان بھی دین کی خدمت کر سکتا ہے

۲۸ فروری کا خطبہ جمعہ بار بار پڑھا جائے

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ کے مخلصین جہاں جانی اور مالی قربانیوں میں روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہاں ایسے مخلصین بھی ہیں۔ جو مالی یا جسمانی لحاظ سے معذور ہونے کی وجہ سے اپنے دلوں میں یہ حسرت رکھتے ہیں۔ کہ کاش ہم میں بھی خدمت دین کرنے کی طاقت ہوتی۔ اور ہم بھی دینی جہاد کے اس نہایت اہم موقعہ پر اپنے بھائیوں کے دوش بدوش ہوتے ایسے مخلصین کو مبارک ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ۲۸ فروری کے خطبہ جمعہ میں ان کے لئے ایک ایسی تدبیر بیان فرمائی ہے۔ جس پر معذور سے معذور احمدی بھی بخوبی عمل کر سکتا۔ اور اس طرح خدمت دین میں حصہ لے کر اسی طرح ثواب اور اجر کا مستحق ہو سکتا ہے۔ جس طرح وہ لوگ جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے جانی اور مالی لحاظ سے اس قابل بنایا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ خدمتِ دین سرانجام دے سکیں :-

چونکہ یہ نہایت ہی اہم خطبہ ہے۔ اور اس کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ "اس خطبہ کو تمام جماعتیں پڑھ کر سنائیں۔ اور جو لوگ جمعہ میں نہ آسکیں۔ ان کے گھروں پر جا کر انہیں پڑھوائیں یا سنائیں اور بار بار پڑھا جائے"۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جن احباب تک یہ آواز پہونچے۔ ان میں سے ہر ایک مرد و عورت نہ صرف خود اس خطبہ کو حاصل کر کے اپنے پاس رکھے۔ بلکہ دوسروں کو بھی اس بات کی تحریک کرے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر احمدی جماعت اپنے افراد کے لحاظ سے جلد سے جلد اطلاع دے کہ اُسے اس خطبہ کے کس قدر پرچے بھجوائے جائیں۔ قیمت فی پرچہ ایک آنہ ہوگی۔ ایجنٹ صاحبان کو بھی چاہیئے۔ کہ جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دیں :-

یہ اعلان ملاحظہ فرماتے ہی جو اصحاب اطلاع ارسال کر دیں گے۔ ان کے آرڈر کی تعمیل ہو سکے گی۔ کیونکہ خطبہ جلد شائع کیا جا رہا ہے۔ پس احباب فوری توجہ فرمائیں :- خاکسار مینجر الفضل

احمدیہ ٹیریٹوریل کمپنی کی بھرتی

کمانڈنگ افسر صاحب ٹیریٹوریل فورس 11/15 پنجاب رجمنٹ احمدی رکروٹوں کی بھرتی کے لئے دورہ پر آ رہے ہیں عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ ذیل کے معیار کے مطابق رکروٹ مہیا کر کے ہمارے رکروٹوں کے ذریعہ پیش کریں رکروٹ خاص طور پر کوشش کر کے مہیا کئے جائیں۔

کم از کم قد ۵ فٹ ۶ انچ چھاتی کم از کم ۳۲ انچ پھیلا کر ۳۴ انچ عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ عام صحت اچھی ہو۔

دورے کا پروگرام

جالندھر - ۱۷ مارچ ۳۶ء صبح نو بجے۔ ایم - ای - ایس کے بنگلہ میں۔ رکروٹر۔ حوالدار عباس علی خاں صاحب لانس نائک عبد الرحمن خان صاحب لانس نائک نذیر احمد صاحب

گورداسپور ۱۹ مارچ ۳۶ء صبح ۱/۲ ۱۰ بجے ڈاک بنگلہ میں۔ رکروٹر جمعدار نعمت اللہ صاحب اور لانس نائک خورشید احمد صاحب

لاہور ۲۱ مارچ ۳۶ء صبح ۱۰ بجے فوجی کنٹین میں۔ رکروٹر جمعدار خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

گوجرانوالہ ۲۳ مارچ ۳۶ء صبح ۱/۲ ۹ بجے ڈاک بنگلہ میں۔ رکروٹر جمعدار خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

ڈسکہ ۲۳ مارچ ۳۶ء دوپہر ایک بجے (چوہدری شکر اللہ خان صاحب انتظام فرماویں)

سیالکوٹ ۲۴ مارچ ۳۶ء صبح نو بجے دیوان ہاؤس رکروٹر حوالدار عبد الوہاب صاحب۔ میاں غلام حیدر صاحب

پسرور ۲۴ مارچ ۳۶ء شام تین بجے رکروٹر حوالدار عبد الوہاب صاحب

قادیان لائل پور ملتان وغیرہ کے لئے دوسرے دورہ پر اطلاع کی جائے گی۔ مرزا شریف احمد از قادیان

ارشاد مبارک

حضرت مولانا جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ جماعت احمدیہ لنڈن و امریکہ (قادیان)

جناب سراج الاطبا حکیم مختار احمد صاحب ممتاز نے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی خوشگوار راہنمائی کے واسطے عام فہم اردو زبان میں قریب اڑھائی سو صفحہ کی ایک کتاب بنام

ذوق شباب

شائع کر کے ملک کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت کار آمد اضافہ کیا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون پر کئی ایک کتابیں کوک شاستر یا دوسرے ناموں سے شائع ہو چکی ہیں مگر یہ کتاب اپنے مصنف کے نام کی طرح سب سے ممتاز ہے۔ نہایت قیمتی صدری نسخے بغیر کسی بخل کے اس میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور صرف یونانی طب کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ویدک اور انگریزی و طب جدید ہر لحاظ سے اس کتاب کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور اطباء و عوام ہر دو کے واسطے اسے کار آمد بنایا گیا ہے :-

دستخط

محمد صادق عفی اللہ عنہ

کتاب کی قیمت رعایتی معہ محصول ڈاک ایک روپیہ مجلد ایک روپیہ چار آنہ

ملنے کا پتہ

کتب خانہ و دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

کیا آپ کو اس سے بڑھ کر کسی تصدیق کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ ناظرین الفضل اس کتاب کو منگا کر اس کے مطالعہ سے ضرور لطف اندوز ہوں گے

(مینجر کتب خانہ طب جدید لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

تبلیغ کے لئے وقف اوقات کا مطالبہ پیشہ ور اصحاب کے دینی اور دنیوی فائدہ کیلئے اہم تجویز

اپنی جانی - مالی - اور وقتی قربانیوں سے دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کردو

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۶ دسمبر ۱۹۳۵ء جلسہ سالانہ پر جو تقریر فرمائی - اس کی آخری قسط درج ذیل کی جاتی ہے :- (ایڈیٹر)

ایک تحریک میں نے یہ کی تھی - کہ

تبلیغ کے لئے دوست اپنے آپکو وقف کریں

تا انہیں ایک دو - یا تین ماہ کے لئے مختلف مقامات پر تبلیغ کے لئے بھیجا جا سکے - میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں - کہ جماعت میں یہ روح ہونی چاہیئے - کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے - اسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے - تین ماہ یا دو ماہ یا ایک ماہ تبلیغ کے لئے دے دینا کوئی بڑی بات نہیں - سرکاری ملازم بھی اپنی چھٹیوں کو وقف کر سکتے ہیں بے شک بعض سرکاری ملازمتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں انسان کو چھٹی نہیں ملتی - پھر بعض لوگ ایسی ڈیوٹیوں پر مقرر ہوتے ہیں - جن سے انہیں لمبے عرصہ کے لئے فارغ نہیں کیا جا سکتا - لیکن ان استثنائی صورتوں کے علاوہ باقی جس قدر ملازم - زمیندار تاجر اور پیشہ ور ہیں - اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں - میں ان سب کو تحریک کرتا ہوں - کہ

ایک یا دو - یا تین ماہ

جتنا عرصہ کوئی دے سکے - تبلیغ کے لئے دے - یہ بھی نفلی نیکی ہے - اور میں اس کے لئے کسی کو مجبور نہیں کرتا - لیکن یہ بتا دیتا ہوں - کہ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا - تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے - جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے - اور ہر فرد بشر کو آج نہیں - تو کل - اور کل نہیں تو پرسوں ایک نظام کے ماتحت اس میں لازمی طور پر حصہ لینا پڑے گا اور اگر تمام جماعت یا اس کا بیشتر حصہ اس تحریک میں حصہ لے کر مشق نہیں کرے گا - تو

بہت لوگ وقت پر کچے دھاگے ثابت ہونگے

جو ٹوٹ جائیں گے - تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے - جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیا - پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی صحیح صورت میں اسلام اور احمدیت کو ہمارے سامنے پیش کیا - اور جو آپ نے تعلیم دی - وہ اس قدر دلکش ہے - کہ اگر ہم اس کو اصل صورت میں دنیا کے سامنے پیش کریں - تو یہ ممکن ہی نہیں - کہ کوئی عدل اور انصاف رکھنے والا شخص اسے رد کر سکے - بلکہ دنیا کا عقلمند - اور دانا طبقہ اس بات پر مجبور ہوگا - کہ اسے مانے - ایسی اعلیٰ اور مفید چیز کے ہوتے ہوئے بھی اگر ہم دنیا کو گمراہی میں مرنے دیں - تو ہم پر

بہت بڑی ذمہ واری

عائد ہوتی ہے ٭

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی چھٹیوں کو تبلیغ کے لئے وقف کریں تاجر اصحاب اپنی تجارتوں میں سے وقت نکالیں اور اسے احمدیت کی تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے ہمارے سامنے پیش کریں - زمیندار اپنی زمینداری سے فارغ وقت نکالیں - اور اسے احمدیت کی تبلیغ میں لگائیں - ملازم اصحاب اپنی ملازمتوں سے چھٹی لے کر اسے تبلیغ کے لئے وقف کر دیں - میں بتا چکا ہوں - کہ کوئی احمدی ایسا نہیں - جس کے مقابلہ میں اس سے کمزور شخص دنیا میں موجود نہ ہو - پس یہ نہ کہو - کہ ہم تبلیغ کے لئے جا نہیں سکتے - ہم عالم نہیں -

ہر احمدی سے زیادہ کمزور آدمی

دنیا میں موجود ہے - پھر احمدی ہونے سے تو انسان کی عقل پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو جاتی ہے - اس صورت میں تو یہ وہم کرنا بھی غلطی ہے - کہ ہم تبلیغ کیونکر کریں گے ٭

پانچویں تحریک یہ ہے - کہ پیشہ ور لوگ اپنے آپ کو وقف کریں - تا انہیں ہندوستان یا ہندوستان سے باہر ایسی جگہ بھیجا جا سکے - جہاں وہ تبلیغ بھی کر سکیں - اور مالی فائدہ بھی اٹھا سکیں - ہمارے ملک کے پیشہ ور عموماً ایسی جگہوں پر کام کرتے ہیں جہاں ان کا کام نہیں چلتا - اگر وہ اپنے آپ کو پیش کریں - تو انہیں ایسی جگہوں پر بھیجا جا سکتا ہے جہاں ان کا کام بھی چل سکے - اور تبلیغ بھی ہوتی رہے - ہمارے ملک میں کوئی نظام نہیں - ہر بات لوگ اندھا دھند کریں گے - اگر ایک گاؤں میں دو لوہاروں کی گنجائش ہے - تو اس جگہ بیس لوہار رہ رہے ہونگے - مگر بعض دوسری جگہوں پر جہاں دو تین لوہاروں کی ضرورت ہوگی - وہاں ایک لوہار بھی نہ ملے گا - یہ ایک غلط طریق ہے جس کے ماتحت کام کرنے کا نتیجہ یہ ہے - کہ

ہزارہا لوہار ترکھان اور دوسرے پیشہ ور بیکار

پھرتے ہیں - اور انہیں کوئی کام نہیں ملتا - اور جو کام کرتے ہیں - وہ بھی تنزل میں گرے ہوئے ہیں کیونکہ ان کی آمد سے بمشکل ان کا گزارہ ہوتا ہے - اگر ان میں تقسیم عمل ہوتی - تو یہ حالت ہرگز نہ ہوتی مثلاً باقی ملکوں میں یہ قاعدہ ہے - کہ زمیندار

زمین کے مناسب حال اجناس کی کاشت

کرتے ہیں - اور اگر کوئی زمین بعض اجناس کی کاشت کے لئے نامناسب ہوتی ہے - تو ان چیزوں کی کاشت اس میں نہیں کرتے - لیکن ہمارے زمیندار کی یہ حالت ہے کہ وہ ہر چیز اپنی زمین میں بونے کی کوشش کرے گا - دوسرے میں موٹھ بوئیگا - دوسرے میں مسور بوئیگا - کچھ حصہ میں گندم بوئیگا - کچھ حصہ میں گنا بوئیگا - اور کوشش کریگا - کہ ساری چیزیں اس کے کھیت میں ہو جائیں - اس کے مقابلہ میں دوسرے ملکوں والے جہاں گنا اچھا ہوگا - وہاں گنا بوئیں گے - جہاں گندم اچھی ہوگی - وہاں گندم بوئینگے اور جہاں موٹھ اچھے ہونگے وہاں موٹھ بوئیں گے - اور اس طرح زمین سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کر لیں گے - اس کے برخلاف ہمارے ملک کے زمینداروں کے طریق عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ غلہ بھی ضائع ہوتا ہے - زمین بھی ضائع ہوتی ہے - وقت بھی ضائع ہوتا ہے -

مگر پھر بھی زمیندارہ ہی کرتے جا رہے ہیں جس کے عادی ہو چکے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔ جو تقسیم عمل کے نہ ہونے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ یہی نقص

پیشہ وروں کی تقسیم

میں بھی ہے۔ اور اس کی وجہ سے بعض علاقوں میں مثلاً لوہار کو دو آنے بھی روزانہ نہیں ملتے لیکن بعض علاقوں میں وہ دو دو روپیہ تک کما لیتے ہیں۔ پس کیوں ہماری جماعت کے پیشہ ور تحریک جدید سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور کیوں ہمارے سامنے اپنے آپ کو پیش نہیں کرتے۔ ہمیں ایسی جگہیں معلوم ہیں۔ جہاں نجاری کا کام بہت اچھا ہو سکتا ہے۔ ایسی جگہیں معلوم ہیں جہاں معماری کا کام بہت اچھا ہو سکتا ہے۔ اور ایسی جگہیں معلوم ہیں۔ جہاں آہن گری کا کام بہت اچھا ہو سکتا ہے۔ بے شک پہلے کام کے چلانے میں کچھ دقتیں واقع ہوں گی۔ اور لوگ احمدی پیشہ وروں سے کام کرانے میں ہچکچاہٹ محسوس کریں گے لیکن آہستہ آہستہ جب ہم نجاروں کو ایسی جگہ لگائیں گے۔ جہاں نجار نہیں۔ معماروں کو ایسی جگہ لگائیں گے۔ جہاں معمار نہیں۔ حکیموں کو ایسی جگہ لگائیں گے۔ جہاں حکیم نہیں۔ اور لوہاروں کو ایسی جگہ لگائیں گے۔ جہاں لوہار نہیں تو مجبور ہو کر لوگ احمدی پیشہ وروں سے کام کرانے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ اسی لئے میں نے

مختلف اضلاع کی سروے

کرائی ہیں۔ اور میں چاہتا ہوں۔ جن اضلاع کی سروے کرائی گئی ہے۔ ان میں جو لوہار۔ ترکھان یا پیشہ ور احمدی بیکار ہیں۔ انہیں پھیلا دوں۔ تمام گاؤں کے نقشے ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور ہر مقام کی لسٹیں ہمارے پاس ہیں۔ جن سے پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ ان گاؤں میں پیشہ وروں اور تاجروں کی کیا حالت ہے۔ اس ذریعہ سے میں چاہتا ہوں۔ کہ اپنی

جماعت کے پیشہ ور بیکاروں

کو ان علاقوں میں پھیلا دوں۔ جہاں لوہار نہیں وہاں لوہار بھجوا دیئے جائیں۔ جہاں معمار نہیں وہاں معمار بٹھا دیئے جائیں۔ جہاں حکیم نہیں وہاں حکیم بھجوائے جائیں۔ اس سکیم کے ماتحت اگر ہماری جماعت مختلف علاقوں میں پھیل جائے۔ تو جہاں ہمارے

بہت سے تبلیغی مرکز

ان علاقوں میں قائم ہو سکتے ہیں۔ وہاں لوگ بھی مجبور ہوں گے۔ کہ احمدیوں سے کام لیں۔

اس طرح ان کی بیکاری بھی دور ہو گی۔ اور تبلیغی مرکز بھی قائم ہو جائیں گے۔ بلکہ لکھے پڑھے لوگ کئی گاؤں میں مدرسے بھی جاری کر سکتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے پاس ایسی بیسیوں لسٹیں موجود ہیں۔ جہاں مدرسوں کی ضرورت ہے یا حکیموں کی ضرورت ہے۔ یا کمپونڈروں کی ضرورت ہے۔ مگر انہیں مدرس حکیم اور کمپونڈر نہیں ملتے اسی طرح ہندوستان سے باہر بھی ہم بعض پیشہ وروں کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ جہاں بعض کام عمدگی سے کئے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ بعض قسم کے پیشہ ور چین میں اچھا کام کر سکتے ہیں۔ مثلاً چین کے مغربی حصہ میں پیشہ وروں کی بہت ضرورت ہے۔ اگر وہاں لوہار چلے جائیں۔ تو

اعلےٰ درجہ کا کام

کر سکتے۔ اور کافی مالی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس ذریعہ سے تبلیغ بھی ہوتی رہے گی ؛

غرض دنیا کے ایسے حصے جہاں تجارتی کام اعلےٰ پیمانے پر جاری کئے جا سکتے ہیں۔ ہم نے معلوم کئے ہیں۔ اور ہر جگہ کے نقشے تیار کئے ہیں۔ ان علاقوں میں تھوڑی سی ہمت کر کے ہم بیکاروں کو کام پر لگا سکتے۔ اور بہت سے تبلیغی سنٹر قائم کر سکتے ہیں۔ اور یہ کام ایسا اعلےٰ ہوا ہے۔ کہ جس کی اہمیت ابھی جماعت کو معلوم نہیں۔ اور گو یہ

معلومات کا تمام ذخیرہ

ابھی صرف چند کاپیوں میں ہے۔ لیکن اگر یورپ والوں کے سامنے یہ کاپیاں پیش کی جائیں۔ تو وہ ان کے بدلے لاکھوں روپے دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ مگر افسوس ابھی ہماری جماعت نے اس کام کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح میں

تجارتی طور پر مختلف مقامات کے نقشے

بنوا رہا ہوں۔ اور اس امر کا پتہ لے رہا ہوں۔ کہ چین اور جاپان اور دوسرے ممالک کے کس کس حصہ میں کون کون سی صنعت ہوتی ہے تا کہ ہم اپنی جماعت کے تاجروں یا ان لوگوں کو جو تجارت پیشہ خاندانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان علاقوں میں پھیلا دیں۔ اس کے متعلق بہت سے

لطیف معلومات

کا ذخیرہ جمع ہو رہا ہے۔ جو دوست تجارت کے متعلق کوئی مشورہ لینا چاہیں۔ وہ مشورہ کر لیں

جب موقعہ آئے گا۔ انہیں کسی موزوں علاقہ میں تجارت کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ اور اگر معلوم ہو گا۔ کہ وہ دیانتداری سے کام کرنے والے ہیں۔ تو شروع میں ایک قلیل رقم بطور امداد بھی دی جا سکے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس کے پاس کچھ جائداد ہو۔ جس کی ضمانت پر اسے روپیہ دیا جا سکے۔ تا اگر کوئی روپیہ کھا جائے۔ تو اس کی واپسی کا انتظام ہو سکے۔ اور دوسری شرط یہ ہے کہ سینکڑوں یا ہزاروں کی رقم کا مطالبہ نہ ہو۔

پس دوستوں کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ جن حالات میں سے سلسلہ اس وقت گزر رہا ہے۔ ان کے ماتحت

خاص ہوشیاری کی ضرورت

ہے۔ اپنے مونہہ میاں مٹھو بننا بُری بات ہے مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے مجھے یہ تمام باتیں سکھائی ہیں۔ اس لئے میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ اگر کسی حکمران قوم کو یہ باتیں بتائی جاتیں۔ تو اس میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک قوت عملیہ کی لہر دوڑ جاتی۔ لیکن چونکہ ہماری قوم ایک عرصہ سے محکوم چلی آ رہی ہے اور زندگی کی روح اس میں نہیں رہی۔ اس لئے اس کے بہت سے افراد میں اس سکیم کی اہمیت اور اس کی باریکیوں کو سمجھنے کی اہلیت نہیں ہے۔ اگر تمام جماعت اس سکیم کی اہمیت اور اس کے اغراض و مقاصد کو سمجھ جائے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو جائے یاد رکھو جو باتیں میں نے جماعت کی ترقی کے لئے پیش کی ہیں۔ وہ نہ ہٹلر کی سکیموں میں ہیں نہ مسولینی کی سکیموں میں

میں نے ہٹلر کی سکیموں کو بھی دیکھا ہے اور مسولینی کی سکیموں کو بھی

لیکن ان کی سکیمیں تباہی کے سامان اپنے اندر رکھتی ہیں۔ مگر جو سکیم میں نے نہیں بتائی ہے وہ نہ صرف تباہی کے سامانوں سے خالی ہے۔ بلکہ ترقی کے انتہا تک تمہیں پہنچانے والی ہے۔ کیونکہ میں نے ان باتوں کو خدا تعالےٰ سے اور قرآن مجید کے احکام سے حاصل کیا۔ پھر میں نے اپنی

سکیم کو مغربی اثر سے آزاد رکھنے کی کوشش

کی ہے۔ مگر وہ اپنی سکیموں کو مغربی اثر سے آزاد نہیں کر سکے۔ اتنے بڑے فضل کے ہونے کے باوجود کہ خدا تعالےٰ نے آپ کو آپ کے

امام کے ذریعہ وہ باتیں بتائیں۔ جو دنیا میں اور کسی جگہ حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اگر پھر بھی آپ لوگ قربانیاں نہ کریں۔ تو یہ اتنی بڑی غفلت اور کوتاہی ہوگی۔ جس پر نہ صرف آپ بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی افسوس کریں گی۔ وہ مصائب جن میں سے سلسلہ گزر چکا یا گزر رہا ہے۔ ایسی ہیں کہ زبان پر بھی نہیں لائی جا سکتیں۔ وہی لوگ ان

مصائب کا صحیح اندازہ

کر سکتے ہیں۔ جنہوں نے مجھ سے باتیں سنیں۔ لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر ہماری جماعت اس سکیم پر عمل کرے۔ تو اس کا دوسرا قدم پہلے سے بہت زیادہ آگے بڑھے گا۔

میں نے شکایت کی ہے کہ آپ نے اس سکیم پر پوری طرح عمل نہیں کیا۔ لیکن باوجود اس کے جس قدر عمل آپ لوگوں نے کیا، اس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ شدید سے شدید دشمنوں کے مرکزوں میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے موجودہ حملہ سے پوری طرح اپنے آپ کو محفوظ کر لیا ہے۔ مجھے

احرار کے ایک بہت بڑے لیڈر

کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ اس نے اپنی ایک مجلس میں کہا۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ احرار نے قادیانیوں کا کیا مقابلہ کیا۔ آٹھ کروڑ مسلمان احرار کی پشت پر تھے۔ اور قادیانی بالکل تھوڑے تھے۔ مگر احرار کچھ نہ کر سکے۔ لیکن ہم کیا کریں۔ اگر ہمارا مقابلہ آدمیوں سے ہوتا تو ہم انہیں شکست دے دیتے۔

ہمارا مقابلہ تو ایک غیر معمولی دماغ سے ہے

تو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے وہ تجویزیں بتائی ہیں۔ کہ ان پر اگر عمل کیا جائے۔ تو قلیل ترین جماعت کبھی بڑی سے بڑی جماعت سے بھی ہار نہیں کھا سکتی۔ پس اگر باوجود ان باتوں کے ہماری جماعت کے لوگ اس طرف توجہ نہ کریں۔ تو اس کے صاف یہ معنی ہوں گے۔ کہ یا تو وہ سلسلہ کو چھوڑنا چاہتے ہیں۔ یا عقل و سمجھ سے بالکل کورے ہیں۔ مگر نہ تو میں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ لوگ اپنے دل میں یہ خیال کرتے ہوں۔ کہ جب فساد بڑھا ہم سلسلہ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ اور نہ میں یہ امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ اور اگر وہ سمجھتے بھی ہیں۔ اور منافق بھی نہیں۔ تو میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں

299

کہ اگر پہلے کسی نبی کے زمانہ میں قربانیوں کی ضرورت تھی۔ اگر پہلے کسی مامور کے زمانہ میں اپنے مالوں اپنی جانوں۔ اپنے وطنوں۔ اپنے آراموں۔ اور اپنی آسائشوں کو قربان کر دینے کی ضرورت تھی۔ تو آج بھی ان

قربانیوں کی ضرورت

ہے۔ اور اگر تم کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر دو۔ کہ کسی نبی اور مامور کی جماعت نے قربانیوں کے بغیر ترقی کی۔ تو میں آج اپنی غلطی کا اقرار کرنے اور اپنی سکیم کو واپس لینے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اگر سب انبیاء کے وقت قربانیاں کرنی پڑیں۔ اگر آدمؑ سے لے کر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک خواہ

ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء

آئے۔ یا کم یا زیادہ۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کی جماعت کو قربانیاں نہ کرنی پڑی ہوں تو پھر تمہیں ماننا پڑے گا۔ کہ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ وہی صحیح ہے۔ اور اگر بغیر قربانیوں کے ہم دُنیا میں پھیل جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ دُشمن کا یہ حق ہوگا۔ کہ وُہ کہے۔ مرزا صاحب سچے نہیں تھے کیونکہ وُہ نبیوں کے منہاج پر نہیں آئے۔ پس جب تک دُنیا ہمارے خون سے رنگین نہ ہو جائے جب تک زمین میں ہمارے جسموں کو کچلا نہ جائے جب تک ہمیں خدا تعالےٰ کے لئے اپنے وطن نہ چھوڑنے پڑیں۔ جب تک دُنیا میں ہم اپنی جانی اور مالی اور وقتی قربانیوں سے ایک

حیرت انگیز انقلاب

پیدا نہ کر دیں۔ اور جب تک ہم وُہ ساری قربانیاں نہ کریں۔ جو محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے کیں۔ اس وقت تک ہمیں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس کے بغیر کامیابی حاصل ہو جائے گی وہ سلسلہ ماموریت کو سمجھتا ہی نہیں۔ یہ گھونٹ تمہیں ضرور پینا پڑیگا۔ اگر سلسلہ میں رہو گے تو تمہیں زبردستی پینا پڑیگا اور اگر سلسلہ سے نکل جاؤ گے۔ تو پھر تم اس کے ذمہ وار نہیں۔ لیکن جس قسم کی نعمت تمہارے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اسے رد کرنا کسی نا سمجھ کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں قربانیوں کو نعمت قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں۔؎

منت از بہر ما کرسی کہ ماموریم خدمت را

یعنی میرے اعزاز کے لئے کرسی مت بچھاؤ۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے

دین کا خادم

بنا کر بھیجا ہے۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام دین کے خادم بن کر آئے ہیں۔ تو ہم جو آپ کے خادم اور غلام ہیں۔ ہمیں اپنے متعلق یہ امید رکھنا۔ کہ ہم آرام سے بیٹھے رہیں۔ اور کام بھی ہو جائے۔ ایسی امید ہے۔ جو سوائے پاگل کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ہم نے

خدا تعالےٰ کے ایک مامور کا زمانہ

پایا ہے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم وُہی قربانیاں کریں۔ جو ماموروں کی جماعتیں دُنیا میں کیا کرتی ہیں اور یاد رکھو۔ نبیوں اور نبیوں کے زمانہ کے قریب کی جماعتوں کی خوشی اسی میں ہوتی ہے۔ کہ وُہ قربانی کریں۔ اور بعد میں آنے والوں کی خوشی اس میں ہوتی ہے۔ کہ انہیں روپیہ ملے۔ نبیوں کے زمانہ کے قریب کی جماعتیں اس بات پر خوش ہوتی ہیں۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں دیں۔ اور بعد میں آنے والے لوگ اس بات پر خوش ہوتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنی جانیں بچائیں۔ یہ ایک ایسا کھلا فرق ہے۔ جو ہر شخص کو نظر آ سکتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا۔ اب میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے۔ حالانکہ الہام یہ ہوتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے نصرت اور فتح آ گئی

لیکن بجائے اس کے کہ اس الہام کے نازل ہونے پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سمجھتے کہ انہیں خوشی کی خبر دی گئی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ یہ وفات کی خبر ہے۔ تو انبیاء اور انبیاء کے زمانہ کے قریب کی جماعتوں کی خوشی اسی میں ہوتی ہے۔ کہ وُہ قربانیاں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں بڑھتے چلے جائیں۔ جب تک یہ زمانہ رہتا ہے۔ جب تک قربانیوں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ اس وقت تک برکت اور رحمت کا زمانہ رہتا ہے۔ لیکن جب کامیابیاں آ جائیں جب قربانیوں کا موقعہ جاتا رہے۔ اور جب خدا تعالےٰ کا دین اکناف عالم میں پھیل جائے۔ اس وقت ان

برکات کو اٹھا لیا جاتا ہے

اور بعد میں آنے والوں کی خوشی اسی میں رہ جاتی ہے۔ کہ وُہ دنیوی ترقیات حاصل کریں۔ چنانچہ

اللہ تعالےٰ نے اس مضمون کا ایک اور جگہ نہایت لطیف پیرایہ میں ذکر کرتے ہُوئے فرماتا ہے انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ فرماتا ہے ہم نے قرآن مجید لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔ یعنی قرآن مجید کے اترنے کا زمانہ ایک رات کے مشابہ ہے۔ مگر وُہ رات ایسی ہے۔ کہ اس میں سب آئندہ ترقیات کے اندازے مقرر کئے جائیں گے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ اس آیت کا صرف یہ مفہوم ہے۔ کہ قرآن مجید پہلے دن لیلۃ القدر میں اُترا۔ لیکن اس میں کیا کمال ہے۔ لیلۃ القدر میں بہت سے لوگ نمازیں پڑھتے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عبادتیں کرتے رہتے ہیں۔ پھر قرآن مجید کی کونسی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اسے لیلۃ القدر میں اتارا گیا حقیقت یہ ہے۔ کہ اس

لیلۃ القدر سے نبی کا زمانہ مراد ہے

وُہ زمانہ جب قوم کو قربانیاں کرنی پڑتی۔ اور مصائب و مشکلات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ہم نے قرآن مجید کو اُس زمانہ میں نازل کیا۔ جو ایک رات سے مشابہ تھا۔ مگر کونسی رات۔ وُہ رات جس میں

امت محمدیہ کی تمام ترقیات کا فیصلہ

ہونا تھا۔ وُہ رات جو اس قابل تھی۔ کہ اسکی قدر کی جاتی۔ کیونکہ جتنی لمبی یہ رات ہو گی۔ اتنی زیادہ ترقی امت کو ملے گی۔۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔ ع

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے

یعنی ہماری جماعت پر ایک طویل رات کا زمانہ گزر رہا ہے۔ جبکہ دُشمن ایک دن کے لطف اٹھا رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گو یہ دُعا کی ہے۔ کہ سُورج چڑھے۔ لیکن یہ ایک

نسبتی امر

ہے۔ کیونکہ اس سُورج کے چڑھنے سے آپ کے زمانہ کے مصائب کی رات کا دن میں بدلنا مراد ہے۔ تمام مصائب کا خاتمہ مراد نہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب خدا تعالےٰ نے فتح و نصرت کی بشارت دے دی۔ تو آپ کے زمانہ کی رات کا دن چڑھ گیا۔ لیکن صحابہ کے لئے دن نہیں چڑھا تھا بلکہ ان کے لئے پھر بھی رات قائم رہی۔ اور آپ کے بعد انہیں اور مخالف

طاقتوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ بہر حال یہ رات بڑی مبارک رات ہے۔ اور جب یہ راتیں بالکل ختم ہو جائیں تو پھر ان راتوں کے بعد جو دن آتے ہیں وہ اس رات جیسے بابرکت نہیں ہوتے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ کے ماتحت یہ رات

ہی بابرکت ہے۔ کیونکہ اسی رات میں آئندہ کی تمام ترقیات پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اور قوم جتنی زیادہ اس رات میں قربانیاں کرتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ ترقیات کو وُہ دُنیا کے لئے جمع کرتی اور نیکیوں کا ایک بھاری ذخیرہ خدا تعالےٰ کے پاس جمع کرتی ہے۔ پس ہر قربانی جو آپ لوگ کر رہے ہیں وہ ایک ذخیرہ جمع کر رہے ہیں۔ اپنی اخروی نعمتوں اور ترقیات کا۔ اور ذخیرہ جمع کر رہے ہیں۔ اپنی اولاد کے لئے دُنیوی نعمتوں اور ترقیات کا۔ پھر جتنی زیادہ یہ رات لمبی ہوگی۔ اسی قدر اگلا دن روشن ہوگا۔ اور اسی قدر زیادہ آپ کو اخروی نعمتیں اور

آپ کی اولادوں کو دنیوی نعمتیں

ملیں گی۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔ ما ادراٰک ما لیلۃ القدر۔ تجھے کیا پتہ کہ لیلۃ القدر کیا شان رکھتی ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ لیلۃ القدر تو ہزار مہینوں سے بھی اچھی ہے۔ اگر اس لیلۃ القدر سے رمضان والی لیلۃ القدر مراد ہو۔ تو اس کے کوئی معنے ہی نہیں بنتے۔ کیونکہ ہزار مہینوں میں تراسی ۸۳ لیلۃ القدر آتی ہیں۔ اور یہ کہنا۔ کہ ایک لیلۃ القدر ۸۳ لیلۃ القدر سے اچھی ہے۔ بے معنی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس لیلۃ القدر سے وہی رات مراد ہے۔ جو اس وقت آتی ہے۔ جب کوئی نبی دُنیا میں بھیجا جاتا ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ پھر خیر من الف شھر کہنے میں ایک اور حکمت بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالےٰ

احیاء اسلام کے لئے ایک مجدد

مبعوث کیا کرے گا۔ مجدد کا زمانہ اگر اٹھارہ بیس سال بھی فرض کر لیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مجدد کا اٹھارہ بیس سال کا جو زمانہ ہوتا ہے۔ وُہ باقی تمام صدی سے بہتر ہوتا ہے۔ اور چونکہ مجدد کا زمانہ بھی قربانیوں کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے جس طرح نبی کا زمانہ باقی تمام زمانوں سے بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح

مجدد کا زمانہ بھی باقی تمام صدی سے بہتر ہوتا ہے

پھر فرماتا ہے۔ تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم اس رات خدا تعالےٰ کے عام ملائکہ اور اس کا کلام لانے والے فرشتے اترتے ہیں۔ ملائکہ سے عام فرشتے مراد ہیں۔ اور روح سے کلام الہٰی لانے والے فرشتے باذن ربھم۔ خدا تعالےٰ کا حکم لے کر وہ اترتے ہیں۔ من کل امر اور کوئی ایسی روحانی نعمت نہیں۔ جو اس رات میں نہ اترتی ہو۔ دنیوی لحاظ سے وہ بے شک مصیبتوں کا زمانہ ہوتا ہے۔ لیکن دینی لحاظ سے اس رات سے بڑھ کر بابرکت رات اور کوئی نہیں ہوتی۔ سلام ھی۔ وہ رات سلامتی ہی سلامتی اپنے اندر رکھتی ہے۔ اور جتنی زیادہ مشکلات آتی ہیں۔ اتنی ہی زیادہ

برکات کا نزول

ہوتا ہے۔ اور یہ سلسلۂ برکات اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ حتیٰ مطلع الفجر۔ یہاں تک کہ فجر کا طلوع ہو جاتا ہے۔ مصائب و مشکلات کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ قربانیوں کا دنیا کے لئے کوئی موقعہ باقی نہیں رہتا۔ آرام و آسائش کے دن آ جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے تکلیف اٹھانے والے ایام گزر جاتے ہیں تب

آسمان کی نعمتیں

آسمان پر رہ جاتی ہیں۔ اور زمین ان برکات سے حصہ نہیں لے سکتی۔ کس وضاحت سے اللہ تعالےٰ نے ان آیات میں بتایا ہے۔ کہ وہ مصائب و مشکلات جنہیں تم برداشت کرتے ہو۔ اور وہ تکلیفیں جنہیں تم خدا تعالےٰ کے لئے سہتے ہو۔ وہی تمہاری ترقی کا ذریعہ ہیں۔ نہ صرف دینی لحاظ سے بلکہ دنیوی لحاظ سے بھی۔ ان تکلیفوں کے بدلے ایک وقت دنیا میں

تمہاری اولادوں کے لئے

دن چڑھ جائے گا۔ اور وہ دنیوی نعمتوں سے متمتع ہوں گے۔ لیکن آخرت تمہارے لئے ہی ہوگی۔ کیونکہ تم وہ ہو۔ جنہوں نے ایک مامور کا زمانہ پا کر اس کے پیغام کی اشاعت کے لئے اس

بابرکت رات

میں قربانیاں کیں۔ جو سلامتی ہی سلامتی اپنے اندر رکھتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ سب سے بہتر وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے میرا زمانہ پایا۔ ثم الذین یلونھم۔ پھر وہ لوگ اچھے ہیں۔ جنہوں نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا۔ ثم الذین یلونھم۔ پھر وہ لوگ اچھے ہیں۔ جنہوں نے تابعین کو دیکھا۔ لیکن اس کے بعد جھوٹ پھیل جائے گا۔ اور روحانیت دنیا سے اٹھ جائے گی۔ پس انبیاء علیہم السلام کے زمانہ سے لوگ جتنا جتنا دور ہوتے چلے جائیں۔ اتنا ہی ان کے

روحانی مدارج میں کمی

آتی چلی جاتی ہے۔ اور جتنا زیادہ وہ قریب ہوتے اور قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اسی قدر زیادہ انہیں روحانی مدارج ملتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے زمانہ کے بعد بھی گو

روحانی ترقی کا دروازہ

کھلا رہتا ہے۔ مگر اس وقت صرف بعض افراد ان درجات کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جیسے امت محمدیہ میں سید عبدالقادر صاحب جیلانی۔ حضرت معین الدین صاحب چشتی اور دوسرے اکابر گذرے ہیں۔ لیکن انبیاء کے زمانہ میں قوم کی قوم روحانیت کا اعلےٰ مقام حاصل کر لیتی ہے چنانچہ میرا عقیدہ یہی ہے۔ کہ بعد میں آنے والے لوگ بھی ترقی کر سکتے۔ بلکہ

بعض صحابہ سے بھی بڑھ سکتے ہیں

اور ضروری نہیں۔ کہ بعد میں آنے والے تمام بزرگ صحابہ سے کم درجہ رکھنے والے ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ امت محمدیہ میں ایسے کئی بزرگ ہوئے ہوں۔ جو صحابہ سے افضل ہوں۔ بلکہ یقیناً امت محمدیہ میں ایسے بزرگ ہوئے ہیں۔ جو کئی صحابہ سے افضل تھے۔ لیکن یہ درجہ حاصل کرنے والے بعض افراد ہی ہوتے ہیں۔ عام طور پر

صحابی اور تابعی

آئندہ زمانہ میں آنیوالے عام لوگوں سے افضل ہوتے ہیں۔ اور بحیثیت جماعت نبی کے زمانہ کی جماعت کا اور کوئی جماعت مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ہاں بحیثیت افراد ممکن ہے۔ بعض ایسے قابلیت رکھنے والے پیدا ہو جائیں جو

پہلوں جیسا مقام

حاصل کرلیں۔

پس آپ لوگ اس وقت جس قدر قربانیاں کریں گے۔ اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کو آپ کے کھاتے میں لکھتا چلا جائے گا۔ اور جسقدر ان

قربانیوں میں کمی

کریں گے۔ اسی قدر آپ کے اخروی انعامات میں کمی آتی چلی جائے گی۔ اور یہ نہ سمجھیں۔ کہ آپ کے لئے صرف اخروی نعمتیں ہیں دنیوی نعمتوں میں آپ کا حصہ نہیں۔ کیونکہ آپ کے طفیل آپ کی اولادوں کو

دنیوی ترقی

ملے گی۔ اور اپنے انعامات کو آپ اللہ تعالیٰ کے پاس پائیں گے۔

پس یہ غلط ہے جو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ترقی حاصل کرنے پر امن مل جائے گا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ سلام ھی حتیٰ مطلع الفجر۔ جب صبح چڑھ گئی۔ تو پھر سلامتی نہیں رہے گی۔ سلامتی اسی میں ہے کہ اس

رات کی عظمت

کو پہچانو۔ اور وہ قربانیاں کرو۔ جن کا اس وقت تم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی فرمایا۔ میرے بعد پہلے خلافت ہوگی۔ پھر بادشاہت آ جائے گی جو تمہیں نقصان بھی پہنچائے گی۔ پس جس زمانہ کو لوگ مصیبت کا زمانہ کہتے ہیں۔ ہمارا خدا اس کو سلامتی کا زمانہ کہتا ہے۔ اور جس زمانہ کو لوگ ترقی کا زمانہ کہتے ہیں۔ ہمارا خدا اس کو

سلامتی کے اٹھ جانے کا زمانہ

کہتا ہے۔ پس مت سمجھو۔ کہ جن قربانیوں کا تم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ تمہارے لئے مصیبت کا موجب ہیں۔ انہیں مصیبت نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کا فضل سمجھو۔ اور یقیناً یاد رکھو۔ کہ جتنی قربانیاں آپ لوگ اس وقت کریں گے۔ وہ

اخروی زندگی

میں آپ کو فائدہ پہنچائیں گی۔ اور دنیوی زندگی میں آپ کی اولادوں کو فائدہ پہنچائیں گی۔ اور یہ قربانیاں آپ کی تباہی کا باعث نہیں بلکہ بہت بڑی ترقی کے سامان ہیں۔

اس کے بعد میں

اللہ تعالےٰ سے دعا

کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کے اخلاص میں برکت دے۔ اور اسے قربانیوں میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ ایام بہت بابرکت ہیں۔ ایک طرف رمضان ہے۔ دوسری طرف جلسہ سالانہ کے ایام ہیں۔ پھر عید اس جلسہ کے بالکل قریب آ رہی ہے۔ ان ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرو۔ میں بھی دعا کر رہا ہوں۔ اور آپ کے گھر والوں کے لئے بھی دعا کر رہا ہوں۔ جو لوگ تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں ان کے لئے اور جو تحریک جدید کے ماتحت یہاں طالب علم آئے ہوئے ہیں۔ اور بورڈنگ میں داخل ہیں۔ ان کے لئے قریباً روزانہ دعا کرتا ہوں۔ بارش کے نہ ہونے کی وجہ سے جو تکلیف ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسے بھی دور فرمائے۔ اور وہ دوست جو مختلف مصیبتوں یا بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے رہائی عطا کرے۔ میں بھی دعا کر رہا ہوں۔ لیکن دوستوں کو بھی چاہیئے۔ کہ دعا کریں۔ یہ

بہت بابرکت دن

ہیں۔ اور ان سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ مجھے تو شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ بعض دوسرے اجلاسوں میں جلسہ گاہ سے دوست اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں۔ اس عادت کو دور کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ

جلسہ سے پوری طرح فائدہ

اٹھایا جائے۔ کسی کو کیا معلوم کہ وہ اگلے سال تک زندہ بھی رہتا ہے یا نہیں۔ اس لئے ایسے موقعوں سے جو عرصہ کے بعد میسر آتے ہیں۔ بہت فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

غزل الغزلات میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مقدسہ کی پیشگوئی

حضرت سلیمانؑ کا محبوب

غزل الغزلات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اپنے محبوب کے وصال کے لئے ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ آپ کی اس غزل کا ایک ایک لفظ انتہائی سوز میں ڈوبا ہوا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک سرمدی تصور میں آپ کی رُوح گم ہو گئی ہے۔ ہر وقت اسی محبوب کا نام وردِ زبان ہے۔ کہیں اس کی ملاحت اور اس کے حسنِ بے مثل کا ذکر ہے۔ تو کہیں اس کی صفات مقدسہ کا اس غیر منقطع تذکرہ سے صاف عیاں ہے۔ کہ ان کے نزدیک وہ محبوب اگلوں اور پچھلوں پر ایک بیّن فوقیت رکھتا ہے۔ کیا بلحاظ ذاتی مقام کے اور کیا بلحاظ بے مثال تعلیم کے اس لئے حضرت سلیمانؑ اپنے متبعین کو خاص طور پر نصیحت کرتے ہیں۔ کہ جب وہ عظیم الشان نبی برپا ہو۔ تو اسے قبول کرنا اور میری طرف سے بھی پیغام محبت پہنچا دینا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اے یروشلم کی بیٹیو! میں تم کو قسم دیتی ہوں کہ اگر میرا محبوب تم کو مل جائے۔ تو اس کو کہدینا کہ میں عشق کی بیمار ہوں" (غزل الغزلات ب ۵ آیت ۸)

دوسروں پر فوقیت رکھنے والے فضائل و کمالات

طبعی طور پر اس پیغام سے یہ سوال پیدا ہوتا تھا۔ کہ اس محبوب میں کونسی ایسی بات ہے۔ جو کسی اور کو حاصل نہیں۔ اس سوال کو وہ یوں بیان کرتے ہیں:۔

"تیرے محبوب کو کسی دوسرے محبوب پر کیا فضیلت ہے؟ اے عورتوں میں سب سے جمیلہ! تیرے محبوب کو کسی دوسرے پر کیا فوقیت ہے؟ جو تو ہم کو اس طرح قسم دیتی ہے" (غزل الغزلات ب ۵ آیت ۹)

حضرت سلیمانؑ اس پر اپنے محبوب کی خاص نشانیاں بیان کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ اس کی آمد پر اسے پہچان لیں۔ اور اس کی بے نظیر تعلیم سے محروم نہ رہ جائیں۔ فرماتے ہیں:۔

"میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اس کا سر خالص سونا ہے۔ اس کی زلفیں پیچ در پیچ اور کوّے کی سی کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں ان کبوتروں کی مانند ہیں۔ جو دودھ میں نہا کر لبِ دریا تمکنت سے بیٹھے ہوں۔ اس کے رخسار پھولوں کے چمن اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مُر ٹپکتا ہے۔ اس کے ہاتھ زبرجد سے مرصع سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا پیٹ ہاتھی دانت کا ہے۔ جس پر نیلم کے پھول بنے ہوں۔ اس کی ٹانگیں کندن کے پایوں پر سنگِ مرمر کے ستون ہیں۔ وہ دیکھنے میں لبنان اور خوبی میں رشکِ سرو ہے۔ اس کا منہ ازبس شیریں ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب یہ ہے میرا پیارا" (غزل الغزلات ب ۵ آیت ۱۰ تا ۱۶)

سرورِ دو عالم کا حلیہ

ان آیات میں حضرت سلیمانؑ نے اپنے محبوب کی جو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ظاہری و باطنی خوبیاں بیان کی ہیں۔ اور اگر دونوں پہلوؤں سے یہ آیات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود باجود پر صادق آتی ہیں۔ ظاہری طور پر تو یوں کہ جو حلیہ حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احادیث میں مروی ہے۔ وہ ان باتوں سے ملتا ہے۔ مثلاً بخاری شریف الجزو الثانی باب صفۃ النبی میں حضورؐ کا جو حلیہ بیان ہوا ہے وُہ یہ ہے

"آپ میانہ قد تھے۔ نہ بہت لمبے نہ پستہ قد۔ آپ کا رنگ بہت خوبصورت نہ تو بالکل سفید اور نہ گندم گوں بلکہ سُرخی کی طرف مائل تھا۔ آپ کے بال نہ تو گھونگر دار تھے۔ اور نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ کسی قدر خم دار تھے۔ بڑھاپے میں کچھ بال کنپٹیوں کے پاس سے سفید ہو گئے تھے باقی بال سیاہ ہی رہے۔ سر کے بال آپ لمبے رکھتے تھے جو کانوں کی لَو تک تھے۔ آپ کا جسم بہت ملائم تھا۔ آپ کے جسم سے خوشبو آتی تھی۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا۔ اور دونوں کندھوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔

باطنی خوبیوں سے مراد تعلیم دین ہو سکتی ہے یعنی اس کی تعلیم ایسی ہوگی۔ کہ افراط اور تفریط کے نقائص اور عیوب سے منزہ اور فطرت صحیحہ کے عین مطابق ہوگی۔ اس لئے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا۔ اس کا منہ ازبس شیریں ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ یعنی اس کے منہ سے جو باتیں نکلیں گی۔ وہ الوہیت کے پرتو سے منور ہوں گی۔ اور سب سعید الفطرت لوگ اس کو قبول کریں گے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تورات اور انجیل نے تعلیمات دینیہ کی اس طور پر ہرگز تکمیل نہیں کی۔ صرف حضرت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہی ایسی تعلیم پیش کی ہے۔ جو ان نقائص سے پاک ہے۔ اور اس نقطۂ کمال پر واقع ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ وہ سراپا عشق انگیز ہے۔

فتح مکہ کی پیشگوئی

اس کے علاوہ اس امر کا قطعی ثبوت کہ غزل الغزلات میں محبوب سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضرت سلیمانؑ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے۔

"میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے"

سُرخ و سفید ہونے سے مراد علاوہ ظاہری زیبائی کے کامیابی و کامرانی بھی ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ آیت فتح مکہ کے متعلق ایک بیّن اشارہ ہے۔ کہ اس دن وہ محبوب خدا اپنے دشمنوں پر فتح کامل حاصل کرے گا۔ اس کا چہرہ خوشی سے دمک رہا ہوگا۔ اور اس کے ساتھ دس ہزار سپاہی ہوں گے جن میں وُہ ممتاز ہوگا۔ یعنی ان کا سردار ہوگا انگریزی بائبل میں اس کے لئے Chief کا لفظ ہے۔ جس کے معنے سردار کے ہیں اس قسم کی پیشگوئی حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بھی اپنی کتاب استثناء ب ۳۳ آیت ۲ میں کی ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔

"خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اس کے داہنے ہاتھ میں ان کے لئے آتشی شریعت تھی"

سو فتح مکہ کے دن جہاں حضرت موسےٰ علیہ السّلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی وہاں حضرت سلیمان علیہ السّلام کا کلام بھی حق ثابت ہوا۔

یہاں ضمناً میں یہ بھی عرض کر دوں۔ کہ جب میں نے استثناء باب ۳۳ آیت ۲ کو بائبل کے ۱۹۳۵ء کے ایڈیشن میں تلاش کیا۔ تو میری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی۔ جب میں نے وہاں "وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" کی بجائے یہ لکھا ہوا پایا۔ کہ "وہ لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا" حالانکہ پرانی بائیبلوں میں صریح طور پر "دس ہزار" کا لفظ موجود ہے۔ یہ عیسائیوں کی تحریف کا ایک اور ثبوت ہے۔ اور یہ تحریف اس لئے کی گئی ہے۔ تاکہ یہ پیشگوئی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں نہ ہو۔

پھر حضرت سلیمانؑ اپنے محبوب کی ایک اور نشانی ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:۔

"پر میری کبوتری۔ میری پاکیزہ بے نظیر ہے وہ اپنی والدہ کی صرف ایک ہی بچی ہے" (غزل الغزلات۔ ب ۶۔ آیت ۹)

یعنی وہ انسانِ کامل پاکیزہ اور بے نظیر ہوگا اور اپنے والدین کا صرف ایک ہی بچہ ہوگا۔ چنانچہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ حضرت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے والدین کے ایک ہی فرزند تھے۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت سلیمان کا محبوب مؤنث ہے۔ مذکر نہیں تو اول تو اس کا جواب یہی کافی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے خود اپنا کئی دفعہ صیغۂ تانیث

صدر احرار کی شرانگیزی اور ہٹ دھرمی پر اخبار "احسان" کا ماتم

ابوجہل اور مولوی حبیب الرحمن میں ایک مشابہت

احرار کی بدباطنی۔ خبث نفس اور لفنگے پن کا اس سے بڑھکر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ وہی لوگ جو کل تک لیڈران احرار کو سر آنکھوں پر بٹھلاتے تھے۔ ان کے نام کی مالا جپتے تھے۔ ان کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے نہیں تھکتے تھے۔ ان کے نام "مولانا" اور "حضرت" وغیرہ القاب کے بغیر لکھنا گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ اور جو ان کی ہر بات کی تائید و حمایت کرنا دینی خدمت قرار دیتے تھے۔ وہ آج ان کی بدکرداریوں اور فتنہ پردازیوں سے تنگ آکر "فرزندان توحید کی خدمت میں اشک ہائے خونین کے چند قطرے" پیش کرنے اور ان کے افعال شنیعہ کو "حمیت جاہلیت کے افسوسناک مظاہرے" ثابت کرنے کے لئے مجبور ہو چکے ہیں۔ اخبار "احسان" نے احرار کو تقویت پہنچانے اور عام مسلمانوں کو ان کے پھندے میں پھنسانے کے لئے جو کوششیں کیں۔ ان کا بارہا اعتراف خود لیڈران احرار کر چکے ہیں۔ لیکن اب وہی "احسان" احرار کے ہاتھوں جس قدر نالاں ہے۔ اور اس پر احرار کی جو حقیقت کھل چکی ہے۔ اس کا پتہ ذیل کے مضمون سے لگ سکتا ہے۔ جو "احسان" نے اپنے ۱۲ مارچ کے پرچہ میں لکھا ہے۔

یوں تو سیّد بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

شاعر اسلام علامہ اقبال کا متذکرہ صدر شعر جسے ہم اپنی گزارشات امروزہ کا طراز عنوان بنا رہے ہیں۔ مسلمانان ہند کے بچے بچے کی زبان پر بارہا آچکا ہے۔ اسے اس ملک میں بسنے والے لاکھوں سیدوں۔ مغلوں۔ پٹھانوں اور ارائیوں نے کئی دفعہ مزے لے لے کر پڑھا اور سنا ہے اور اس کے بلند و بلیغ معانی کی خوبیوں پر لاکھوں مرتبہ سر دھنا ہے۔ لیکن آج تک کسی سید کسی مرزا اور کسی خان کے دل میں یہ وہم تک نہیں آیا کہ علامہ اقبال نے جواب شکوہ میں یہ شعر لکھ کر سیدوں۔ مغلوں۔ یا پٹھانوں کی توہین کی ہے یا انہیں نامسلمان قرار دے کر ان کے نازک قلوب کو صدمہ پہنچایا ہے۔ لیکن جب ہم نے دنیائے عمل میں **اگر مجلس احرار اسلام کے صدر میاں حبیب الرحمن لدھیانوی کی وحدت اسلامی کو برباد کرنے والی فتنہ انگیزی** سے متاثر ہو کر ان کی ذات ستودہ صفات سے یہ سوال کیا۔ کہ آیا آپ ارائین ہیں۔ یا مسلمان تو متعدد مقامات پر اسی حمیت جاہلیت کے افسوسناک مظاہرے شروع ہو گئے۔ جن کو نیست و نابود کرنے کے لئے دین حقہ اسلام و دیعت ہوا تھا۔ اور جن کی بیخ کنی کا فرض ہر اس شخص پر عائد ہوتا ہے۔ جو اپنے آپ کو توحید کا حلقہ بگوش کہتا اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم (بابا بنا ہوا مہاتما) کی پیدا کردہ اس ازلی و سرمدی برادری کا فرد ہونے پر فخر کرتا ہے۔ جو نسل۔ قومیت نسب رنگ اور وطنیت کے امتیازات فاسدہ سے بہت بلند و بالا واقع ہوئی ہے۔

قارئین "احسان" اس امر سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ ہم نے میاں حبیب الرحمن کی خدمت میں جو مجلس احرار اسلام کے صدر کہلاتے اور اول و آخر مسلمان ہونے کے مدعی بنتے ہیں ایک دو اصولی اعتراضات پیش کئے تھے اور ہمارے روئے سخن ابتدا ً میاں حبیب الرحمن کی طرف اور متعاقباً مجلس احرار اسلام اور اس کے ترجمان اخبار "مجاہد" کی طرف رہا۔ میاں حبیب الرحمن سے ان کے ارائین یا مسلمان ہونے کے متعلق بر سبیل تذکرہ جو استفسار کیا گیا۔ وہ بھی ان کی ذات کے متعلق تھا۔ لیکن آج ہمارے حیرت و استعجاب کے سمندر میں آل انڈیا ارائیں کانفرنس کی ایک قرارداد نے تلاطم برپا کر دیا ہے اور ہم حیران ہیں۔ کہ اگر مسلمانان ہند کی قبیلوی برادریوں کے احساسات کا عالم یہی ہے تو اس قوم کے مستقبل اور اس ملت کی عاقبت کا حال کیا ہوگا۔؟ آل انڈیا ارائیں کانفرنس کی قرارداد جس کی تہ میں ہمیں حمیت جاہلیت کا وہی جذبہ کارفرما نظر آتا ہے۔ جو میاں حبیب الرحمن کو کشاں کشاں آدرمان کی ارائین کانفرنس میں لے گیا تھا۔ حسب ذیل ہے:

آل انڈیا ارائیں کانفرنس کا یہ اجلاس نہایت افسوس کرتا ہے کہ روزنامہ "احسان" لاہور نے ایک مقامی انتخاب کے سلسلے میں محض شخصی مخالفت کا ایک بہانہ بنا کر از راہ حسد و جانبداری راعی برادری کے لئے ہتک آمیز اور قابل اعتراض سرخیاں قائم کیں۔ اور اس امر کی ناپاک کوشش کی۔ کہ مسلمانوں کی راعی برادری اور دوسری برادریوں میں محبت و یگانگت کی بجائے نفرت و مغائرت کے جذبات پیدا ہوں۔ لہذا یہ کانفرنس روزنامہ "احسان" سے مطالبہ کرتی ہے کہ اپنے ناواجب طریق عمل پر اظہار ندامت کرے۔ نیز اس امر پر بھی یہ اجلاس اظہار افسوس کرتا ہے کہ روزنامہ "انقلاب" نے بھی اس معاملہ میں غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

آل انڈیا ارائیں کانفرنس کی اس قرارداد نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ زمانہ جاہلیت کی قبیلوی عصبیت کا وہ جذبہ جس نے اسلام سے پہلے سرزمین عرب کے باشندوں کو متخاصم و متحارب ٹولیوں میں منقسم کر رکھا تھا۔ آج پھر میاں حبیب الرحمن کی شرانگیزی اور ہٹ دھرمی کے باعث ہندوستان کی ارائیں برادری میں ترقی پذیر ہے۔ اور آل انڈیا ارائیں کانفرنس نے محض اپنی برادری کے ایک فرد کی حمایت کے جذبہ سے متاثر ہو کر ایک اسلامی اخبار پر بے بنیاد الزامات لگانے اور قبیلوی تعصب کی بنا پر اسے اعلائے کلمۃ الحق سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ ہم بارہا اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ میاں حبیب الرحمن سے استفسار کرتے ہیں ہم نے ارائیں قوم کو من حیث القوم نامسلمان ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور ہم یہ بھی لکھ چکے ہیں۔ کہ کسی ایک ارائیں۔ مغل۔ راجپوت یا پٹھان سے اس کے مسلمان یا نامسلمان ہونے کے متعلق استفسار کرنا اس قوم کی توہین کا مرادف نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ ارائیں۔ مغل یا راجپوت کا مذہبی اعتبار سے مسلمان۔ آریہ۔ عیسائی یا موسائی ہونا عین ممکنات سے ہے۔ ان تصریحات کے باوجود اگر آل انڈیا ارائیں کانفرنس کو ہماری تحریرات اپنے نسلی اور قومی غرور کے لئے ہتک آمیز محسوس ہوئی ہیں تو ہوا کریں۔ ہم میاں حبیب الرحمن کے قبیلوی لشکر سے مرعوب ہو کر رب العزت کے اس سرمدی پیغام کی حمایت و مدافعت سے دست بردار نہیں ہو سکتے۔ جو دنیا بھر کے ارائیوں مغلوں۔ راجپوتوں۔ پٹھانوں۔ فرنگیوں۔ حبشیوں گوروں اور کالوں کو مسلمان بنا کر ایک ہی سطح پر لانے اور ان میں وحدت و اخوت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے مل چکا ہے۔

آل انڈیا ارائیں کانفرنس اگر قبیلوی تعصب کو بالائے طاق رکھ کر اس اصولی بحث کا مطالعہ کرتی۔ جو ہمارے اور ارائیں برادری کے نئے آرگن "مجاہد" کے مابین اسلام کے ایک بنیادی رکن کو برقرار رکھنے یا اس سے قطع نظر کرنے کے متعلق چل نکلی ہے۔ تو اسے ارائیوں اور مسلمانوں کی دوسری برادریوں کے مابین مغائرت و نفرت کے جذبات کو ترقی دینے کے جرم کے متعلق ہمارے بجائے میاں حبیب الرحمن سے بازپرس کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ارائیں اور غیر ارائیں کا سوال کھڑا کرنے کا سہرا انہی کی دستار فضیلت پر بمقام آدرمان تحصیل نکودر

باندھا گیا۔ لیکن اراعین کانفرنس نے میاں حبیب الرحمٰن کو اراعیں ہونے کے باعث چھوڑ دیا۔ اور اپنے قبیلوی غیظ و غضب کا سارا زور روزنامہ "احسان" اور روزنامہ "انقلاب" کے خلاف صرف کر دیا۔ جنہوں نے میاں صاحب موصوف کو دین حقہ اسلام کی ایک ہیچ بات یاد دلانے کی کوشش کی۔ آل انڈیا اراعین کانفرنس کو "احسان" اور "انقلاب" کی اس روش پر افسوس ہے لیکن ہمیں اس اراعین کانفرنس کے ارباب حل و عقد پر بدرجہ کمال افسوس ہے۔ جنہوں نے حمیت جاہلیت کے اس مظاہرہ کو رد کرنے کی کوشش نہ کی۔ جس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ کہ دین اسلام کے مسلمات کا علم اٹھانے والے صاف گو اور حق شناس جو اللہ کو اعلائے کلمۃ الحق کے دینی فرض کی ادائیگی سے روک جائے۔ ہم آل انڈیا اراعین کانفرنس کے ارباب بست و کشاد کو صاف طور پر بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ کوئی شخصیت اور کوئی جماعت اراعیں، مغل یا پٹھان بنکر عزت و اکرام کو خراج وصول نہیں کر سکتی ... ہر طرح کی عزتوں اور ہر قسم کے احترام کے مستحق وہی لوگ ہیں جو مسلمان بنکر زندگی بسر کریں ... اسلامیہ میں برادریوں کے انتیازات پیدا کرنے والوں اور قبیلوی تعصبات کی بنا پر جماعت بندی کرنے والوں کی حمایت نہیں کر سکتے۔ اراعیں اور غیر اراعیں کا سوال پیدا کرنے والے ہم نہیں جو سب کو مسلمان بن کر رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بلکہ وہ لوگ ہیں جو برادری کا سوال کھڑا کر کے ممبریاں حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ اور اراعین بن کر دوسروں کو آنکھیں دکھا رہے ہیں۔

ہم جانتے ہیں۔ کہ ہماری اس صاف گوئی کے بعد **میاں حبیب الرحمٰن اور ان کے حواری محترم اراعین برادری میں "احسان" کے مقاطعہ اور "مجاہد" کی خریداری کی تحریک جاری کر کے حمیت جاہلیت کا ایک اور شاندار مظاہرہ کریں گے۔** ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ مجلس احرار اسلام اور "مجاہد" جنہیں آج کل اراعیں قوم کو ہمارے خلاف اور تمام مسلمانوں کے خلاف بھڑکانے کے سوا اور کوئی کام نہیں۔ "احسان" کو مالی نقصان پہنچانے کا ایک زبردست معرکہ شروع کر دیں گے۔ **لیکن ہم ان لوگوں میں سے نہیں۔ جو مجلس احرار اور اخبار "مجاہد" کی طرح شخصی یا جماعتی مفاد کی خاطر کلمہ حق کے اعلان سے اپنی زبان بند** کر لیں یا کسی بڑے سے بڑے نقصان کے ڈر سے اپنے اہم اصول دینی کی مدافعت کے فرض سے روگردانی کر سکیں۔ شعوب و قبائل کا امتیاز جہاں تک تعارف کی حد تک ہے برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخصیت یا کوئی برادری اسے اس سے آگے لے جانے اور قبیلوی تعصب میں غلو کرنے کی کوشش کرے گی۔ تو وحدت اسلامی کے علمبردار ہونے کی حیثیت میں ہمارا فرض منصبی یہ ہے کہ ہم اس کے خلاف پر زور صدائے احتجاج بلند کریں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو جن کا اپنی ہمسایہ اقوام کے عیوب سے متاثر ہونا عین ممکنات سے ہے۔ یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ برادریوں کے امتیازات کو قائم رکھنے اور شیخ، مغل، موسی خیل یا اراعین اور پٹھان کی بنا پر اپنے معاشرتی اور سیاسی امور کو باٹنے کا مرض مہلک نہ صرف انہیں دینی حیثیت سے اسلام سے بہت دور لے جائیگا بلکہ ایک نہ ایک دن ان کی ہر گونہ حیات ملی زندگی کو الٹ کر پہنچا رہے گا۔ آج مجلس احرار اسلام اور اراعین کانفرنس ایسی مقتدر اسلامی انجمنیں **ایک خطاکار فرد کی حمایت بیجا کے جوش میں ہم سے دست و گریبان ہو رہی ہیں۔** لیکن ان مجالس و موتمرات کے ارباب بست و کشاد یہ نہیں جانتے۔ کہ اس قسم کی حمیت جاہلیت کے مظاہرے ملت ہندیہ اسلامیہ کیلئے کس قدر خطرناک نتائج کے حامل ہیں۔ **تعجب کا مقام ہے کہ ایک حبیب الرحمٰن کی کھوپری کو اس کی ہر گونہ فتنہ انگیزیوں کے عواقب سے بچانے کی خاطر آج ہم پر مجلس احرار، مجاہد اور اراعین کانفرنس کی سہ گونہ اتحادی یورشیں کی جا رہی ہیں۔** اور ہم سے یہ منوانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں کہ **میاں حبیب الرحمٰن کی اصول شکنی اور فتنہ انگیزی پر مہر تصدیق ثبت کر دیں۔** لیکن ہم ببانگ دہل یہ اعلان کئے دیتے ہیں کہ ہم کسی حبیب الرحمٰن یا کسی مجلس احرار یا کسی اراعین کانفرنس کی خاطر قرآن پاک کی تعلیم کو بالائے طاق نہیں رکھ سکتے۔ اور متذکرہ صدر دو ائروہ اشخاص کی طرح یہ نہیں کر سکتے۔ کہ قولاً برادریوں کے امتیازات کو تعلیم اسلامی کے خلاف قرار دیں اور عملاً ان امتیازات کی بدی کو ترقی دے کر لم تقولون ما لا تفعلون کے عملاً مصداق بننے کے مخاطب ہیں۔ ہم اس سرمدی پیغام کو فراموش نہیں کر سکتے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے نوع انسانی کے ہر طرح کے امتیازات دور کر کے ایک عالمگیر برادری بنانے کے لئے لایا تھا۔ اور ہم ان لوگوں سے جو توحید کے فرزند اور صرف توحید کے فرزند ہونے میں ہر طرح فخر و مباہات محسوس کرتے۔ اور صرف مسلمان ہونے کو مایہ سعادت دارین سمجھتے ہیں یہ دردمندانہ اپیل کریں گے۔ کہ **برادری پرستی اور قبیلہ پروری کے اس فتنہ کا سر جس کے برانے علمبردار کبھی ایک بزرگ جناب ابوجہل عمرو بن ہشام تھے اور جس کی تازہ تازہ کمان شرف میاں حبیب الرحمٰن لدھیانوی اور ان کے حمیت جاہلیت رکھنے والے چیلوں چانٹوں** کو حاصل ہو رہا ہے پورے زور سے **کچلنے کی کوشش کریں۔** اور ان لوگوں سے بیزاری طلب کریں۔ جو ذاتی اور جماعتی مفادات کی خاطر عمداً اس فتنہ کو پھیلانے اور طرح طرح کے حیلوں سے ترقی دینے کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔ آخر میں ہم اس امر کا اعلان کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اس اختلاف کے تمام تصفیے کو جو ہمارے اور مجلس احرار کے صدر اور ان کے رفقا کے درمیان پیدا ہو گیا ہے۔ علمائے اسلام کی کسی ثالثی مجلس کے سامنے رکھنے کے لئے اور اس مجلس کے فیصلہ کو بسر و چشم قبول کرنے کے لئے ہمہ تن آمادہ ہیں۔ ہم حق پر ہیں۔ حق بات کہتے ہیں کہ اسلام کے علو کلمۃ الحق کے اعلاء امت مسلمہ کی فلاح کے سوا ان گزارشات سے ہمارا کوئی اور مقصد نہیں ہے نہ کسی شخصیت کے علاوہ جاہ و منزلت یا کسی جماعت کی دھینگا مشتی سے مرعوب ہو کر ہم دعوت الی الحق کے فریضہ کی بجا آوری سے اغماض نہیں کریں گے۔

چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے مخلصین کی فہرست

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ پر یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ حضور نے تحریک جدید کا اعلان فرما کر جماعت احمدیہ کے لئے جہاں قربانیوں کے مختلف مواقع پیدا کر دئے۔ وہاں مالی قربانی کرنے کا موقعہ بھی معمولی چندوں کے علاوہ اس لئے مہیا فرما دیا کہ احباب کرام تحریک جدید کے اس چندہ میں اپنی خوشی سے شامل ہو کر قرب الٰہی حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے مخلصین اس مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ ان پر معمولی چندوں کا ادا کرنا فرض ہے۔ اور بعض پر ذاتی قرضے بھی ہیں۔ ذاتی اخراجات۔ اور ذاتی قرضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے معمولی چندوں کے علاوہ چندہ تحریک جدید کا وعدہ بھی جلد سے جلد پورا کر رہے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں جو فہرست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد دی جا رہی ہے۔ اس میں اکثر احباب ایسے ہیں۔ جن کا وعدہ دوران سال میں ادا کرنے کا تھا مگر جب ان کو معلوم ہوا۔ کہ وعدوں کی رقوم حتی الوسع جلد ادا کرنے سے جہاں ان کو زیادہ سے زیادہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔ وہاں ان کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا اور خوشنودی بھی میسر آ جائے گی۔ تو انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی پوری رقم ۲۹ فروری ۱۹۴۳ء تک ادا کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں وسعت بخشے۔ اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اسکے ساتھ ہی ان مخلصین سے بھی جنہوں نے ابھی وعدہ پورا کرنا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کے نمونہ کی تقلید کرتے ہوئے اپنے عہد کو جلد سے جلد پورا کریں گے۔ اگر اس فہرست میں وعدہ پورا کرنے والے کسی دوست کا نام رہ گیا ہو۔ تو چاہئیے۔ کہ دفتر کو اطلاع دی جائے۔ تا غلطی کی درستی ہو جائے۔ کارکنان کو بھی چاہئیے۔ کہ اسم وار فہرست ارسال کرتے وقت جن احباب کا وعدہ پورا ہو جائے۔ ان کی نسبت وعدہ پورا ہونے کا نوٹ بھی فرما دیا کریں۔ تا دفتر اپنے حساب کے ساتھ مقابلہ کر لے۔ اور حساب زیادہ درست رہے۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

نام	رقم	نام	رقم
۱۔ میاں غلام حسین صاحب امیر جماعت بتوں	۳۰۰	۵۔ میاں اللہ بخش صاحب مالاکنڈ	۱۵
۲۔ بابو محمد اعظم صاحب ہیڈ کلرک بیرک نورنگ	۷	۶۔ بایزید خان صاحب ایبٹ آباد	۱۰
۳۔ اہلیہ صاحبہ بابو صاحب موصوف	۲۶	۷۔ منشی شمس الدین صاحب لنڈی کوتل	۴۳
۴۔ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب	۳۵۰	۸۔ بابو اکبر علی صاحب کوہاٹ	۱۰۰

نام	رقم
٩۔ ماسٹر محمد شاہ صاحب پشاور	٢٥
١٠۔ ملک غلام رسول صاحب شیخ ق ایم اے راولپنڈی	٢٥١
١١۔ منشی ولی محمد صاحب سیکرٹری مال واتو	٢٠
١٢۔ مستری محمد نذیر صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان	٢٥
١٣۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب ″	٢٥
١٤۔ محترمہ استانی زینب بی بی صاحبہ کیمبل پور	٥٠
١٥۔ جناب چوہدری نعمت خان صاحب	٤٠٠
١٦۔ جناب میر افضل علی صاحب	١٠٠
١٧۔ بابو بشیر احمد صاحب کھارڑہ مع اہلیہ صاحبہ	١٠٥
١٨۔ پیر محمد شاہ صاحب کھارڑہ	١٠
١٩۔ شیخ ظہور احمد صاحب سیالکوٹ	٣٥
٢٠۔ ″ محمد اکبر صاحب ″	١٠
٢١۔ چوہدری علی محمد صاحب چانگریاں ماگا	٦
٢٢۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب ٹھہرہ	٥
٢٣۔ ″ محمد اسلم صاحب چھپور	١٠
٢٤۔ بابو محمد علی صاحب حافظ آباد	١٠
٢٥۔ شیخ محمد بشیر صاحب انبالوی مریدکے مع اہلیہ	١٠
٢٦۔ چوہدری رحیم بخش صاحب چک چھپور	١٠۔٨۔٠
٢٧۔ منشی عبدالعزیز صاحب گوجرہ	٣١
٢٨۔ اہلیہ ملک محمد حنیف صاحب شیخوپورہ	٥
٢٩۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب منڈیالوالہ	٤٠
٣٠۔ میاں احمد الدین صاحب پاپڑیانوالی	٥
٣١۔ شیخ محمد بخش صاحب کڑیانوالہ	١٠
٣٢۔ چوہدری محمد بخش صاحب ادرحمہ	٣٤
٣٣۔ محترمہ صغریٰ خانم صاحبہ سرگودھا	٥
٣٤۔ شیخ فضل کریم صاحب ″	٥
٣٥۔ بابو محمد اکبر صاحب نوح	١٠
٣٦۔ بھائی محمد ادریس صاحب سنور	٨۔٨۔٠
٣٧۔ ″ جمال الدین و کمال الدین صاحبان ٹمہ	١٠
٣٨۔ چوہدری رحیم بخش صاحب بیرادر	١٠۔٤۔٠
٣٩۔ چوہدری مہر الہٰی صاحب بیرادر	٥۔٨۔٠
٤٠۔ جمعدار محمد خانصاحب ہیڈ جمعدار بینکاک	١٥
٤١۔ میاں امیر علی صاحب ″	٥
٤٢۔ میاں رحمت علی صاحب ″	٥
٤٣۔ میاں عبدالقادر ″ ″	٥
٤٤۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب سرینگر کشمیر	١٠٠
٤٥۔ بابو محمد نذیر صاحب دہلی	٢٠٠
٤٦۔ منشی محمد علی صاحب ″	١٥
٤٧۔ اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″	١٠
٤٨۔ اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب کیرول باغ دہلی	٥
٤٩۔ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب دہلی	٦
٥٠۔ حاجی عبدالکریم صاحب کراچی	٧٠
٥١۔ منشی محمد عبدالحق صاحب مسقط کراچی	٤٥
٥٢۔ شیخ رحمت اللہ صاحب برنج ورکس	٢٠
٥٣۔ صوفی عبدالرحمٰن صاحب ″	٥
٥٤۔ جناب نادر خان صاحب ٹنڈو آدم سنڈی	١٠
٥٥۔ شیخ محمد محمود احمد صاحب ارشد ایم اے پاکپتن	٣٠١
٥٦۔ صوبیدار عمر حیات خانصاحب ڈیرہ دون	٥٠
٥٧۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور	٧٥
٥٨۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب ″	٢٥
٥٩۔ بابو محمد حسن صاحب چتوڑ گڑھ	٤٥
٦٠۔ حاجی محمد نذیر صاحب محاسب شاہجہانپور	٣٥
٦١۔ میاں محمد ابراہیم صاحب کانپور	٥
٦٢۔ بابو محمد عمر صاحب کلکتہ	٣٠
٦٣۔ بابو احسان الہٰی صاحب کلکتہ	٥٠
٦٤۔ مولوی محمد عیسیٰ صاحب ″	٢٠
٦٥۔ تاج محمود صاحب	٥
٦٦۔ رابعہ بیگم بنت میاں محمد رفیق صاحب کلکتہ	٥
٦٧۔ صوفی عبدالرحمٰن صاحب بمبیروی	٦
٦٨۔ بی بی بلقیس صاحبہ بھاگلپور	١٠
٦٩۔ اہلیہ صاحبہ سید وزارت حسین صاحب اورین	١٠
٧٠۔ ڈاکٹر عطر دین صاحب بمبئی	٦٠
٧١۔ مولوی محمد بہاؤ الدین خانصاحب حیدرآباد دکن	٧٠
٧٢۔ اہلیہ صاحبہ ″ ″ ″	٤٠
٧٣۔ ہمشیرہ صاحبہ ″ ″ ″	٢٥
٧٤۔ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب ″	١٢
٧٥۔ امۃ الحی ″ ″ ″ ″	١٢
٧٦۔ اہلیہ صاحبہ ″ ″	٢٠
٧٧۔ منشی میر محمد خانصاحب پٹواری بستی بزدار	١١
٧٨۔ منشی میر احمد خانصاحب بستی بزدار	٥
٧٩۔ بابو غلام حسن خانصاحب ملتان	٣٠
٨٠۔ میر عاشق محمد صاحب ″	٦
٨١۔ بھائی شیر محمد خانصاحب آسٹریلیا	٩۔٨۔٠
٨٢۔ بابو عبدالکریم صاحب ٹانگانیکا افریقہ	٦٥۔٨۔٠
٨٣۔ سید صادق علی صاحب پنشنر قادیان	١٢٥

الحمد للہ کتاب

محامد خاتم النبیینؐ

(شائع ہوگئی ہے)

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم کی عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ٣٨٨ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی $\frac{20 \times 26}{8}$ سائز پر شائع ہوئی ہے۔ قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴ر/۶ر اور ۸ر۔ اس کے علاوہ اس وقت

رسالہ درود شریف جو ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ رعایتی طور پر صرف ۶ر کو اور **رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب** و جواب الجواب مکمل جو ۴۲ صفحات کا ہے۔ صرف ۵ر کو اور مجلد ۶ر کو نیز **نقشہ آبادی قادیان** کاغذ قسم اعلیٰ ۱۲ر کو قسم دوم ۸ر کو اور قسم سوم ۶ر کو **ایشیائی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو** اور دیگر تمام تاجران کتب قادیان سے مل سکتا ہے۔

محمد احمد و عبدالکریم (پسران مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحب شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں۔ جو نہایت کارآمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

سینٹری انسپکٹر کی ضرورت

پرونسپل کمیٹی جام پور کو ایک کوالی فائڈ سینٹری انسپکٹر کی ضرورت ہے۔ جو ویکسی نیشن کا کام بھی جانتا ہو۔ تنخواہ -/۳۰ ماہوار دی جائیگی۔ درخواستیں معرفت صاحب بہادر ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ ڈیرہ غازیخاں ۱۴ر اپریل ۱۹۳۶ء تک آنی چاہئیں۔

زندگی کی حقیقی لذتیں جوانمردی خوبصورتی اور جسمانی طاقت میں ہیں

بدن سُدھار

اس کی پہلی خوراک سے وزن بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس کی آخری خوراک جسم انسان کے تمام امراض و عوارض کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ معدہ۔ قلب کو تفریح اور اعصاب کو مضبوط کر کے تقویت دماغ کا باعث بنتی ہے۔ بہر دو دھ گھی ہضم ہو کر جزو بدن بنتا ہے۔ لطف یہ کہ ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے۔ قیمت خوراک ایکماہ تین روپے۔ نصف بکس ایک روپیہ آٹھ آنے۔

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ پیغام حیات بازار کھانگراں اندرون موچی دروازہ لاہور**

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کوئٹہ ۱۱ مارچ۔ آج صبح چھ بجکر ۱۵ منٹ پر کوئٹہ میں زلزلہ کا خفیف جھٹکہ محسوس ہوا۔ کھڑکیاں اور دروازے بجنے لگے۔ لیکن کوئی نقصان نہیں ہوا۔

عدیس آبابا ۱۱ مارچ۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صوبہ گوجم کا دار السلطنت ڈبرا مارکوس پر ۱۲ اطالوی طیاروں نے نہایت بے رحمانہ طور پر بم باری کی۔ جس کے نتیجہ میں ۵۰ اشخاص ہلاک اور ۵۰ زخمی ہوئے۔

سوہل خورد (بذریعہ ڈاک) نامہ نگار الفضل کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۲۹ فروری کو ضلع گجرات میں ایک نہایت تیز بگولا رونما ہوا۔ جس نے ہزارہا درخت جڑوں سے اکھیڑ دیئے۔ متعدد مکانات گر گئے۔ اور اکثر کی چھتیں اڑ گئیں بگولہ کوٹلہ گکرالی سے شروع ہو کر خانکی ہیڈ ضلع گجرانوالہ تک گیا دریا میں بگولے نے بہت شور پیدا کیا۔

ٹوکیو ۱۱ مارچ۔ ٹوکیو میں مارشل لا ۱۲ مارچ تک نافذ رہے گا۔ اس سے حکام کو بغاوت میں شامل ہونے والے عامۃ الناس کو گرفتار کرنے کے لئے مدد ملے گی۔ اس وقت ۱۵۰ شہری گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

الہ آباد ۱۱ مارچ۔ آج صبح آٹھ بجکر ۵ منٹ پر پنڈت جواہر لال نہرو بذریعہ ہوائی جہاز الہ آباد اترے۔ پانچ سو کے قریب اعزا و اقارب نے ان کا استقبال کیا۔ جن میں سے بابو راجندر پرشاد۔ آچاریہ کرپلانی۔ جمنا لال بجاج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسز کملا نہرو کی راکھ آج شام گنگا میں ڈالی جائیگی۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ آج اسمبلی میں فوجی اخراجات کے متعلق مطالبہ زیر بحث ہوا۔ مسٹر کے ایل گابا نے فوج کے مطالبہ زر میں قرارداد تخفیف پیش کی۔ اور ہندوستانیوں کی متعدد شکایات پیش کیں۔ مسٹر جناح اور سر محمد یامین نے بھی گورنمنٹ کی فوجی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی۔ بالآخر ۴۹ کے مقابلہ میں ۷۹ آرا سے یہ قرارداد منظور ہو گئی۔ اس طرح اسمبلی میں حکومت کو ایک اور شکست ہوئی۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ آج دار العوام میں ۵۰۳ کے مقابلہ میں ۱۷۳ آرا سے دفاع کی کے متعلق وائٹ پیپر پاس ہو گیا۔ اور لیبر پارٹی کی ترمیم گر گئی۔

لنڈن ۱۱ مارچ۔ کل امیر البحر ارل بیٹی ۶۵ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔ آپ ۱۹۱۶ء سے ۱۹۱۹ء تک برطانیہ کے ایک بیڑے کے کمانڈر رہے ہیں۔

دمشق ۱۱ مارچ۔ شام میں یہ افواہ گرم ہے۔ کہ فرانسیسی حکومت نے سابق خدیو مصر عباس حلمی آفندی کو شام کا بادشاہ بنانے کے لئے مدعو کیا ہے۔ ایک یہ افواہ بھی زوروں پر ہے۔ کہ فرانسیسی ارباب نظم و نسق شام میں جمہوریت قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ ان افواہوں کا قومی تحریکات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ وہ ابھی پورے جوش پر ہیں۔

اسمارہ ۱۱ مارچ۔ تمام جنگی محاذ میں اطالیہ کی طرف سے بری اور ہوائی ہجوم و یلغار کا سلسلہ جاری ہے۔ اطالوی فوجوں کو امید ہے کہ انہیں اب شاہ حبشہ کے خاص فوجی دستوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ حبشہ میں ان دستوں کے سوا کوئی ایسی فوج باقی نہیں۔ جو میدان کارزار میں صحیح طور پر لڑ سکے۔

پیرس ۱۱ مارچ۔ معاہدہ لوکارنو کے دستخط کنندگان کے دوسرے اجلاس کے بعد اعلان کیا گیا۔ کہ لیگ کونسل کا اجلاس ہفتہ کے دن لنڈن میں ہو گا۔ اس سے قبل معاہدہ لوکارنو کے شرکا کی ایک اور کانفرنس منعقد ہو گی۔

راولپنڈی ۱۰ مارچ۔ ضلع ہزارہ اور ایبٹ آباد میں زلزلہ سے کئی مکان منہدم ہو گئے۔ ایک گاؤں میں چار اشخاص ملبہ کے نیچے دب گئے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ مسٹر بالڈون آئندہ موسم گرما میں مستعفی ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ مسٹر نیول چیمبرلین وزیر خزانہ۔ وزیر اعظم مقرر ہونگے۔

اخبار "ریاست" ۱۲ مارچ لکھتا ہے۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سکھوں نے عدالت سشن کے حکم امتناعی کی باضابطہ تعمیل کرنے کے بعد اراضی مسجد شہید گنج پر ایک چبوترہ تعمیر کر لیا ہے۔

روما ۱۱ مارچ۔ جرمنی کی طرف سے معاہدہ لوکارنو کی خلاف ورزی کے متعلق پیرس میں جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں اٹلی شریک تو ہے۔ لیکن ابھی تک اس نے اپنے طرز عمل کے متعلق واضح طور پر کوئی سرکاری اعلان نہیں کیا۔

انگورہ ۔ ۱۱ مارچ۔ یورپ کی خطرناک سیاسی صورت حالات کے پیش نظر ترکی نے بحری طاقت میں توسیع کے لئے ایک لاکھ پونڈ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حیفا ۱۱ مارچ۔ فلسطین میں سیاسی بے چینی زور پکڑ رہی ہے۔ عربوں نے فوجی تنظیم شروع کر دی ہے۔ اور وہ جدید دستور اساسی کے خلاف تحریک جاری کرنے والے ہیں۔ حکومت سختی سے اس تحریک کو دبانے کی کوشش کرے گی۔

بغداد ۱۱ مارچ۔ حکومت عراق نے ثانوی مدارس کے طلباء کے لئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔ قانون دفاع ملی میں جدید دفعات بڑھائی جا رہی ہیں۔ جن کی رو سے دیہاتی قبائل کے لئے فوجی تعلیم لازمی قرار دیدی جائے گی۔

کلکتہ ۱۱ مارچ۔ کلکتہ کارپوریشن کے چار مسلمان ارکان نے جو باقاعدہ طور پر منتخب ہو گئے تھے۔ استعفیٰ دیدیا ہے۔

نئی دھلی ۱۱ مارچ کونسل آف سٹیٹ میں سر فیروز سیٹھنا کے ایک سوال کے جواب میں گورنمنٹ نے جواب دیا۔ کہ اس وقت یہ کہنا ناممکن ہے۔ کہ نئے آئین کے ماتحت صوبجاتی لیجسلیچر کے انتخاب کب ہوں گے۔ مگر میں یقین دلاتا ہوں۔ کہ غیر ضروری تاخیر سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

لاہور ۱۱ مارچ۔ آج پنجاب کونسل کے اجلاس میں شہید گنج کے متعلق متعدد سوالات دریافت کئے گئے۔ جن کا آنریبل وزیر خزانہ نے جواب دیا۔ ریاست بہاولپور کے متعلق اس سوال کے جواب میں کہ کیا یہ درست ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے دربار بہاولپور کو کوئی روپیہ قرض دے رکھا ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا۔ کہ حکومت پنجاب نے دربار بہاولپور کو کوئی قرض نہیں دیا۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ۔ آج کونسل آف سٹیٹ میں مسٹر پی۔ این سپرو نے حکومت پر زور دیا۔ کہ ہندوستان کے دفاع کے متعلق پیچیدگیوں کو حل کرنے کے لئے مرکزی مجلس وضع قوانین کی ایک سٹینڈنگ کمیٹی مرتب کی جائے۔ کمانڈر انچیف نے قرارداد کی مخالفت کی اور کہا۔ کہ حکومت کو مشورہ دینے والوں کے لئے پہلے فوجی معاملات کا مطالعہ ضروری ہے۔ غیر سرکاری ممبروں نے کمانڈر انچیف کے لب و لہجہ پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ قرارداد ۱۹ کے مقابلہ میں ۲۷ آراء سے مسترد ہو گئی۔

کراچی ۱۱ مارچ۔ کراچی کارپوریشن میں گورنر کو خطاب پیش کرنے کے لئے جب اخراجات کی قرارداد پر رائے شماری ہوئی تو کانگریسی ممبر واک آؤٹ کر گئے۔ صدر نے کورم پورا نہ ہونے کے باوجود اجلاس جاری رکھا۔ صرف انیس ممبروں نے اخراجات منظور کئے۔

نئی دھلی ۱۱ مارچ کونسل آف سٹیٹ کے بیس منتخب ارکان کے ایک وفد نے وائسرائے سے ملاقات کی۔ اور درخواست کی۔ کہ کونسل آف سٹیٹ کے انتخابات آئندہ اکتوبر یا نومبر پر ملتوی کر دیئے جائیں۔

امرتسر ۱۱ مارچ۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۳ آنے ۳ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۳ پائی۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے چاندی دیسی ۵۰ روپے ہے۔

پورنیہ ۱۱ مارچ۔ ہولی کے تہوار کے موقعہ پر شہر میں ایک زبردست آندھی اور رعد و برق کا طوفان آیا۔ بجلی گرنے کی وجہ سے شہر کے شمال مغربی حصہ میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے متعدد مکان جل کر

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی